واعظ الجمعة
امام احمد رضا
اور
اصلاح معاشرہ
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ اور اصلاحِ مُعاشرہ

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ اور اصلاحِ مُعاشرہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله من الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمٰنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ... ایک عظیم مُصلح

برادرانِ اسلام! امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خاں رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام کسی تعارُف کا محتاج نہیں، عرب سے عجم تک آپ رحمہ اللہ تعالیٰ کی دینی خدمات کا اعتراف کیا جاتا ہے، آپ اپنے عہد میں برصغیر کے سب سے بڑے دینی پیشوا تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے محبت وعقیدت رکھنے والے، اور آپ کی تعلیمات پر عمل کرنے والے، دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں، دینِ اسلام کے لیے امامِ اہلِ سنّت رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں، آپ نے اپنے قلم کے ذریعے اُمّتِ مسلمہ کو باہم اتّحاد کا درس دیا، ان کے دلوں میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں کی، عقائدِ اہلِ سنّت کا تحفظ فرمایا، نت نئے سر اٹھانے والے

فتنوں کی سرکوبی کی، بدمذہبوں کا رَد فرمایا، اور اَخلاقی وعلمی اعتبار سے پستی کے شکار مسلم مُعاشرے کی اصلاح فرمائی!۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ صرف ایک عظیم فقیہ اور بے مثل مسلم رَہنما ہی نہیں تھے، بلکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ اُمّت کے ایک عظیم مُصلح (اصلاح کرنے والے) قائد بھی تھے، یہود ونصاریٰ اور ہندوؤں کی سازشوں، اور امّتِ مسلمہ کے داخلی وخارجی مسائل پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بڑی گہری نظر تھی، مسلمانوں کی حالتِ زار، بے عملی اور دین سے دُوری پر آپ کا دل بہت رنجیدہ وملول ہوتا تھا، یہی وجہ ہے کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زندگی بھر فتنوں کی سرکوبی، اور اصلاحِ مُعاشرہ کے لیے بھرپور کردار ادا کیا، آپ کے فتاوی جات اور تحریریں اس اَمر کا واضح اور بیّن ثبوت ہیں!۔

کفّار ومشرکین کے میلوں میں شرکت

عزیزانِ محترم! ہندوستان میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ پائے جاتے ہیں، البتہ مسلمان اور ہندو دیگر آفاقی وغیر آفاقی مذاہب کی بہ نسبت تعداد میں زیادہ ہیں، باہمی مُعاشرت اور علمِ دین سے دُوری کے باعث، ان کے میلوں یا مذہبی تہواروں میں مسلمانوں کی شرکت کا مرض، امام اہل سنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دَور میں عام ہو رہا تھا، یہ بات جب امامِ اہلِ سنّت کے علم میں آئی، تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی مصلحت کا شکار ہوئے بغیر، ایک مصلح کا کردار ادا کیا اور ارشاد فرمایا کہ "ان کا میلہ دیکھنے کے لیے جانا مطلقاً ناجائز ہے۔(اس کی ممکنہ چار ۴ صورتیں ہیں:)

(۱) اگر ان کا مذہبی میلہ ہے، جس میں وہ اپنا کفر وشرک کریں گے، کفر کی آوازوں سے چلّائیں گے، جب تو ظاہر ہے، اور یہ صورت سخت حرام مِن جملہ کبائر ہے، البتہ یہ کفر نہیں ہے، ہاں (معاذ اللہ) ان میں سے کسی بات کو پسند کرے یا ہلکا جانے، تو آپ (خود) ہی کافر ہے، اس صورت میں عورت نکاح سے نکل جائے گی اور یہ اسلام سے، ورنہ (یعنی بصورتِ دیگر) فاسق ہے۔

(۲) اور اگر مذہبی میلہ نہیں، (بلکہ) لہو ولعب کا ہے، جب بھی ناممکن کہ منکَرات وقبائح (غیر شرعی اُمور) سے خالی ہو، اور منکَرات (ممنوعہ شرعی اُمور) کا تماشا بنانا جائز نہیں۔

(۳) اور اگر تجارت کے لیے جائے، اور میلہ ان کے کفر وشرک کا ہے، (جب بھی) جانا ناجائز وممنوع ہے؛ کہ اب وہ جگہ ان کا مَعبد (عبادت گاہ) ہے، اور مَعبدِ کفّار میں جانا گناہ ہے۔

(۴) اور اگر (میلہ) لہو ولعب کا ہے، خود اس سے بچے، نہ اس میں شریک ہو، نہ اسے دیکھے، نہ وہ چیزیں بیچے جو اُن کے لہو ولعب ممنوع کی ہوں تو جائز ہے، پھر بھی مناسب نہیں؛ کہ ان کا مجمع ہر وقت محلِّ لعنت ہے، تو اس سے دُوری ہی میں خیر وسلامت ہے!"[1]۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب العقائد والکلام، ہنود کا میلہ دیکھنے کے لیے جانا مطلقاً ناجائز ہے، ۱۸/۱۰۷، ۱۰۸، ملتقطاً۔

محرّم الحرام اور ماہِ صفر میں نکاح کی ممانعت کا تاثر

حضراتِ گرامی قدر! مسلم مُعاشرے میں یہ بات غلط طور پر مشہور ہے، کہ محرّم الحرام اور ماہِ صفر میں شادی بیاہ وغیرہ نہیں کرنا چاہیے۔ امام اہل سنّت امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس سوچ کی نفی فرمائی، اور اصلاحِ مُعاشرہ کا فریضہ انجام دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "نکاح کسی مہینے میں منع نہیں"[1]۔ لہٰذا مذکورہ بالا دونوں مہینوں میں نکاح کرنا شرعًا جائز ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کوئی اس مہینے کی حرمت کو بھول جائے، اور شادی بیاہ کے نام پر ڈھول، باجے تاشے اور ناچ گانے کا اہتمام کرے؛ کہ یہ اُمور عام ایّام میں بھی حرام وناجائز تھے، اور محرّم الحرام میں تو اس کی حرمت مزید اَشد ہے۔

لہٰذا اگر کوئی شخص نہایت سادگی سے دو ۲ شرعی گواہوں کی موجودگی میں نکاح کی سنّت ادا کرنا چاہتا ہے، تو اس میں شرعًا کوئی حرج نہیں، لیکن اگر کوئی شخص اپنے بیٹے یا بیٹی کی دھوم دھام سے شادی بیاہ کرنے کا خواہاں ہے، تو چاہیے کہ وہ سدِّ ذرائع اور ممکنہ فتنہ وفساد اور انتشار بین المسلمین کے پیشِ نظر، شادی کو کسی اَور ماہ کے لیے مؤخّر کردے تو زیادہ بہتر ہے۔

علاوہ ازیں اس موقع پر شہدائے کربلا کے ساتھ ہونے والے ظلم وستم کو یاد کرکے اُمتِ مسلمہ، بالخصوص ساداتِ کرام کے دل بھی رنجیدہ ہوتے ہیں، لہٰذا ان کی ممکنہ دل آزاری سے بچنے، اور ان کے حق کی رعایت کرتے ہوئے حکمِ جواز کے

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب النکاح، ۹/ ۱۳۷۔

باوُجود، شادی بیاہ کی تقریب کا انعقاد نہ کرنا بہتر ہے؛ کیونکہ ضروری نہیں کہ جو کام جائز ہے، اسے بہر صورت انجام ہی دیا جائے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

مَولا مشکل کشا کا روزہ، اور دس بیبیوں کی کہانی

عزیزانِ مَن! موجودہ دَور میں ایسی کئی باتیں ہمارے مُعاشرے میں رائج ہو چکی ہیں، جن کا دِینِ اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں، مثال کے طور پر دس ۱۰ بیبیوں کی کہانی، شیخ احمد کا وصیت نامہ، اور جنابِ سیّدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا کی کہانی وغیرہ۔ یہ سب قصے کہانیاں جھوٹے اور بے اصل ہیں، ہمیں ایسی باتوں پر ہرگز توجہ نہیں دینی چاہیے، اور نہ ہی اُن توہّمات کا شکار ہونا چاہیے، جن کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے، کہ اگر ہم نے دس ۱۰ بیبیوں کی کہانی نہ سنی، یا شیخ احمد کے وصیت نامے کو پڑھ کر اس کی فوٹو کاپیاں (Photo Copies) تقسیم نہ کروائیں، تو ہمیں کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے، یا ہمارا کوئی بڑا نقصان ہو سکتا ہے... وغیرہ وغیرہ۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دَور میں مَولا مشکل کشا رضی اللہ تعالٰی عنہ کے روزے کے سلسلے میں بھی ایک ایسی ہی بات رائج تھی، چنانچہ ایک بار آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی، کہ عورتیں مشکل کشا کے نام پر روزہ رکھتی ہیں، ایسا کرنا شرعًا کیسا ہے؟ امام اہل سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اصلاح فرماتے ہوئے جواباً ارشاد فرمایا کہ "روزہ خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، اگر اللہ عزّوجلّ کا روزہ رکھیں اور اس کا ثواب مَولیٰ علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو نذر کریں، تو (شرعی طور پر) کوئی حرج نہیں، مگر (عورتیں) اس میں یہ کرتی ہیں کہ روزہ آدھی رات

تک رکھتی ہیں، شام کو اِفطار نہیں کرتیں، آدھی رات کے بعد گھر کے کواڑ کھول کر کچھ دعا مانگتی ہیں، (اور) اس وقت روزہ اِفطار کرتی ہیں، یہ شیطانی رسم ہے"[1]۔

ڈھونگی پیروں فقیروں کا لمبی لمبی چوٹیاں رکھنا

حضراتِ ذی وقار! آج کل بعض ڈھونگی پیر فقیر اور ملنگ لوگ، اپنے بال بڑھا کر عورتوں کی طرح لمبی لمبی چوٹیاں رکھتے ہیں، اور ولایت کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! ایسے لوگوں کا تصوف سے کوئی لینا دینا نہیں، یہ سب ڈھونگی اور جعلی پیر ہیں، ایسوں کے دامِ فریب میں ہرگز نہ آئیں!! بدقسمتی سے اب تو حال یہ ہے کہ فیشن (Fashion) کے نام پر ہمارے نوجوان بھی، عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھنے، اور کانوں میں بالی وغیرہ پہننے میں فخر محسوس کرتے ہیں، یہ ایک ایسی مُعاشرتی بُرائی ہے، جسے اپنانے والے پر اللہ رب العالمین نے لعنت فرمائی ہے!۔

امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس بارے میں حکم شریعت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "مَرد کو سر پر چوٹی رکھنا حرام ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں: «لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ!»[2]

"اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مَردوں سے مُشابہت (یعنی مردانہ وضع قطع) اختیار کریں، اور ان مَردوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مُشابہت

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب الصوم، باب مکروہات الصوم، ۸/ ۴۹۰۔

(۲) "المعجم الأوسط" باب العين، من اسمه علي، ر: ۴۰۰۳، ۴/ ۱۰۶.

اختیار کریں!"۔ خصوصاً کسی کے نام کی چوٹی کہ رُسومِ کفّار ہنود سے ہے، یوہیں ڈوری، بدھی، کلاوہ بھی محض جہالت و بے اصل ہے!""[1]۔

ثبوتِ وجہِ کفر کے بغیر کسی کو کافر کہنا

میرے محترم بھائیو! ہمارے مُعاشرے میں جوجو برائیاں سرایت کر چکی ہیں، اُن میں سے ایک حکمِ شریعت جانے اور تحقیق کیے بِنا، اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر قرار دینا ہے۔ آجکل معمولی معمولی باتوں پر لوگ کافر کافر کی گردان کرنے لگتے ہیں، یہ روِیہ کسی طور پر بھی مُناسب نہیں۔ بالفرض اگر کسی مسلمان سے کوئی ایسا کام سرزد ہو جائے، تو خود مفتی بننے کے بجائے، ہمیں اپنے علمائے دین سے رُجوع کرنا چاہیے، اور اُن کی بارگاہ میں عرض کرکے حکمِ شرعی جاننا چاہیے! لیکن بدقسمتی سے لوگ ایسی ذمہ داری کا مُظاہرہ نہیں کرتے۔ امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایسوں کی اصلاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "بغیر ثبوتِ وجہِ کفر کے، مسلمان کو کافر کہنا، سخت عظیم گناہ ہے، بلکہ حدیث میں فرمایا کہ "وہ کہنا اسی کہنے والے پر پلٹ آتا ہے""[2]۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" کتاب العقائد والکلام، مرد کے سر پر چوٹی رکھنا حرام ہے، ۱۰۰/۱۸۔

(۲) "فتاوی رضویہ" کتاب الحظر والإباحۃ، کافر اصلی غیر مرتد کی وہ نوکری جس میں کوئی امر ناجائز شرعی نہ کرنا پڑے، جائز ہے، ۵۴۶/۱۶۔

میّت کا دل بہلانے کی غرض سے قبر کے سرہانے چراغ جلانا

عزیزانِ مَن! آج کل مُعاشرے میں یہ برائی بھی بہت عام ہے، کہ قبرستان جائیں تو اپنے عزیز واَقارب کی قبروں پر چراغ یا اگر بتی جلاتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے اُن مُردوں کو راحت ملے گی۔ یہ سراسر جہالت پر مبنی امر ہے، امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی نے اس کی سختی سے ممانعت فرماتے ہوئے، اسے بدعتِ عقیدہ قرار دیا، اور ارشاد فرمایا: "جس طرح یہاں جُہّال میں رَواج ہے، کہ مُردہ کو جہاں کچھ زمین کھود کر نہلاتے ہیں، جسے عوام لحد کہتے ہیں، وہاں چالیس ۴۰ رات چراغ جلاتے اور یہ خیال کرتے ہیں، کہ چالیس ۴۰ شب رُوح لحد پر آتی ہے، اندھیرا دیکھ کر پلٹ جاتی ہے۔ یونہی اگر وہاں جُہّال میں رَواج ہو کہ مَوت سے چند رات تک گھروں سے شمعیں جلا کر، قبروں کے سرہانے رکھ آتے ہوں، اور یہ خیال کرتے ہوں کہ نئے گھر میں بے روشنی کے گھبرائے گا، تو اس کے بدعت ہونے میں کیا شبہ ہے؟! اور اس کا پتا یہاں بھی قبروں کے سرہانے چراغ کے لیے طاق بنانے سے چلتا ہے، اور بے شک اس خیال سے جلانا، فقط اِسراف و تضییعِ مال ہی نہیں کہ محض بدعتِ عمل ہو، بلکہ بدعتِ عقیدہ ہوئی؛ کہ قبر کے اندر اِن چراغوں سے رَوشنی واَموات کا اس سے دل بہلنا سمجھا!"[1]۔

---

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب الجنائز، باب اَحوالِ قُربِ موت، رسالہ "بریق المنار" ۷/۳۱۱۔

اصلاحِ مُعاشرہ کے لیے امامِ اہلِ سنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دس نکات

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے زندگی بھر ہمارے عقائد و ایمان کی حفاظت، فتنوں کی سرکوبی، اور ہمارے اندر موجود مُعاشرتی خامیوں کی نشاندہی فرمائی، اس کے باوُجود نت نئے اٹھنے والے فتنوں کے باعث، انہیں ہمارے عقائد و ایمان کی فکر ہمیشہ لاحق رہی، غالبًا اسی مقصد کے پیشِ نظر انہوں نے ہمارے ایمان کی حفاظت کے لیے دَس ۱۰ ایسے نکات مرتَّب فرمائے، جنہیں اپنا کر ہم نہ صرف اپنی اصلاح کر سکتے ہیں، بلکہ فروغِ اہلِ سنّت اور اصلاحِ مُعاشرہ کے سلسلے میں بھی، اپنا کردار بہتر طور پر ادا کر سکتے ہیں۔ اُن دس ۱۰ نکات کا مفہوم و تشریح حسبِ ذیل ہے:

(۱) ایسے عظیم الشان مدارس قائم کیے جائیں، جن میں باقاعدہ تعلیم کا بندوبست ہو۔

(۲) حصولِ علم دین کی غرض سے آنے والے طلباء کی حَوصلہ اَفزائی کے لیے، اسکالرشپ (Scholarship) کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) مدرّسین (یعنی اساتذۂ کرام) کی صلاحیتوں اور دینی خدمات کو پیشِ نظر رکھ کر، انہیں اچھے سے اچھا سیلری پیکج (Celery Package) دیا جائے؛ تاکہ وہ فکرِ مُعاش سے آزاد ہو کر، اپنی پوری توجہ تدریس کی طرف دیں، اور مذہب و قوم کے لیے ایسے معمار تیار کریں، جو تبلیغِ دین اور اصلاحِ مُعاشرہ میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

(۴) دورانِ تعلیم طلباء کے مزاج، دلچسپی اور صلاحیتوں کو پرکھا جائے، پھر ان اُمور کو پیشِ نظر رکھ کر اصلاحِ مُعاشرہ سے متعلق انہیں کوئی ذمّہ داری سونپی جائے، نیز اس کام کے لیے انہیں معقول وظیفے کی ادائیگی کو بھی یقینی بنایا جائے۔

(۵) سندِ فراغت حاصل کرنے والے نوجوان علماء میں سے، جو تقریر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، انہیں تبلیغِ دین اور وعظ و نصیحت کی ذمّہ داری سونپی جائے، جو اچھا پڑھا سکتے ہیں انہیں شعبۂ تدریس سے منسلک کیا جائے، اور جو محققانہ مزاج کے حامل ہیں انہیں شعبۂ تحقیق (Research Department) کی ذمہ داری سونپی جائے، ذمہ داری بہر حال جو بھی ہو، اچھا سیلری پیکج (Celery Package) ضرور دیں؛ تاکہ وہ مُعاشی بدحالی کا شکار ہو کر دنیا کے پیچھے نہ بھاگتے پھریں، اور مکمل یکسوئی کے ساتھ خدمتِ دین میں مصروفِ عمل رہیں۔

(۶) عمدہ تحریری صلاحیت رکھنے والے علماء و محققین سے، حمایتِ مذہب اور ردِّ بد مذہباں میں مفید کتب و رسائل تصنیف کروائے جائیں، اور بطورِ شکریہ ان کی بارگاہ میں نذرانہ وغیرہ پیش کیا جائے۔

(۷) علمائے اہلِ سنّت کی مفید کتب و رسائل کو عمدہ کوالٹی (Excellent Quality)، بہترین ٹائیٹل (Best Title)، اور معیاری کمپوزنگ (Standard Composing) کے ساتھ شائع کر کے، مفت تقسیم کرنے کا بھی اہتمام کیا جائے؛ تاکہ لوگ انہیں پڑھ کر اپنے عقائد و اَعمال کی اصلاح کر سکیں۔

(۸) ہر ہر شہر میں علمائے دین اور اہلِ سنّت کا درد رکھنے والے اَحباب پر مشتمل، ایسی رابطہ کونسل (Contact Council) یا سفیر (Ambassador) مقرر کریں، جو اہلِ سنّت کے خلاف ہونے والی سرگرمیوں، اور مُعاشرتی بگاڑ پیدا کرنے والے فتنوں کے بارے میں فوری اطلاع دیں؛ تاکہ ان کی بروقت سرکوبی کے لیے اس شہر میں قابل علمائے دین، اور ضروری لٹریچر (Literature) روانہ کیا جاسکے۔

(۹) وہ قابل اور ماہر علمائے دین جو فکرِ مُعاش کے باعث کسی دوسرے شعبے یا کاروبار میں مصروف ہیں، انہیں فارغ البال بناکر، واپس ان کے اپنے شعبے (یعنی تقریر، تدریس یا تحقیق وغیرہ) سے منسلک کیا جائے، اور معقول وظیفہ بھی پیش کیا جائے؛ تاکہ مُعاشی مسائل سے مجبور ہوکر وہ دوبارہ کسی دوسرے شعبے سے وابستہ نہ ہوجائیں۔

(۱۰) عقائد واَعمال کی درستی اور اصلاحِ مُعاشرہ کی غرض سے، روزانہ یا ہفتہ واری مذہبی اَخبار اور رسائل وجرائد شائع کیے جائیں، اور انہیں قیمتہً یا مفت تقسیم کیا جائے[۱]۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! کہنے کو تو یہ صرف دس ۱۰ نکات ہیں، لیکن درحقیقت یہ پورا سمندر ہے، جسے امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک کوزے میں بند کر کے ہمیں عطا فرمایا ہے، اس کے باوُجود اگر ہم اب بھی تشنہ لب رہ جائیں، تو یہ ہماری نااہلی ہوگی!۔

(۱) "فتاوی رضویہ" "کتاب الحظر والاِباحۃ، اِشاعتِ علمِ دین کے لیے بہترین رَہنما اُصول، ۱۵/۵۹۴ ملخّصاً۔

یقین جانیے! اگر امّتِ مسلمہ ان دس ۱۰ نکات پر عمل پیرا ہو جائے، تو صرف ان نکات کی بنیاد پر بھی ہم یہود و نصاریٰ اور اسلام دشمن قوّتوں کو شکست دے سکتے ہیں، اُمّتِ مسلمہ کا کھویا ہوا وقار بلند کر سکتے ہیں، نت نئے فتنوں کے طوفان کے سامنے بند باندھا جا سکتا ہے، رُو بہ زوال ہوتی امّت کو اس کے قدموں پر کھڑا کیا جا سکتا ہے، اُن میں پیدا ہونے والے مُعاشرتی بگاڑ کو سُدھارا جا سکتا ہے۔ آئیے سب مل کر اس نیک مقصد کے لیے کوشش کریں، کہ کوشش کرنے والوں کی کبھی ہار نہیں ہوتی، اور اللہ تعالی کوشش کرنے والوں کا مدد گار ہے!۔

دعا

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کی اصلاح فرما، ہمیں اپنے عقائد و اَعمال میں پختگی عطا فرما، ہمیں مُعاشرتی برائیوں سے محفوظ فرما، جاہل پیروں، فقیروں اور ڈھونگی بابوں سے نَجات عطا فرما، حقیقی اولیائے کرام کی صحبت نصیب فرما، علمائے دین کا اَدب و احترام کرنے کا جذبہ عنایت فرما، اور اُن کے علم سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک و صاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتّحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں

کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتّحاد واتّفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما!، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.